خاندانِ شریفی کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

اجمل

ماہنامہ

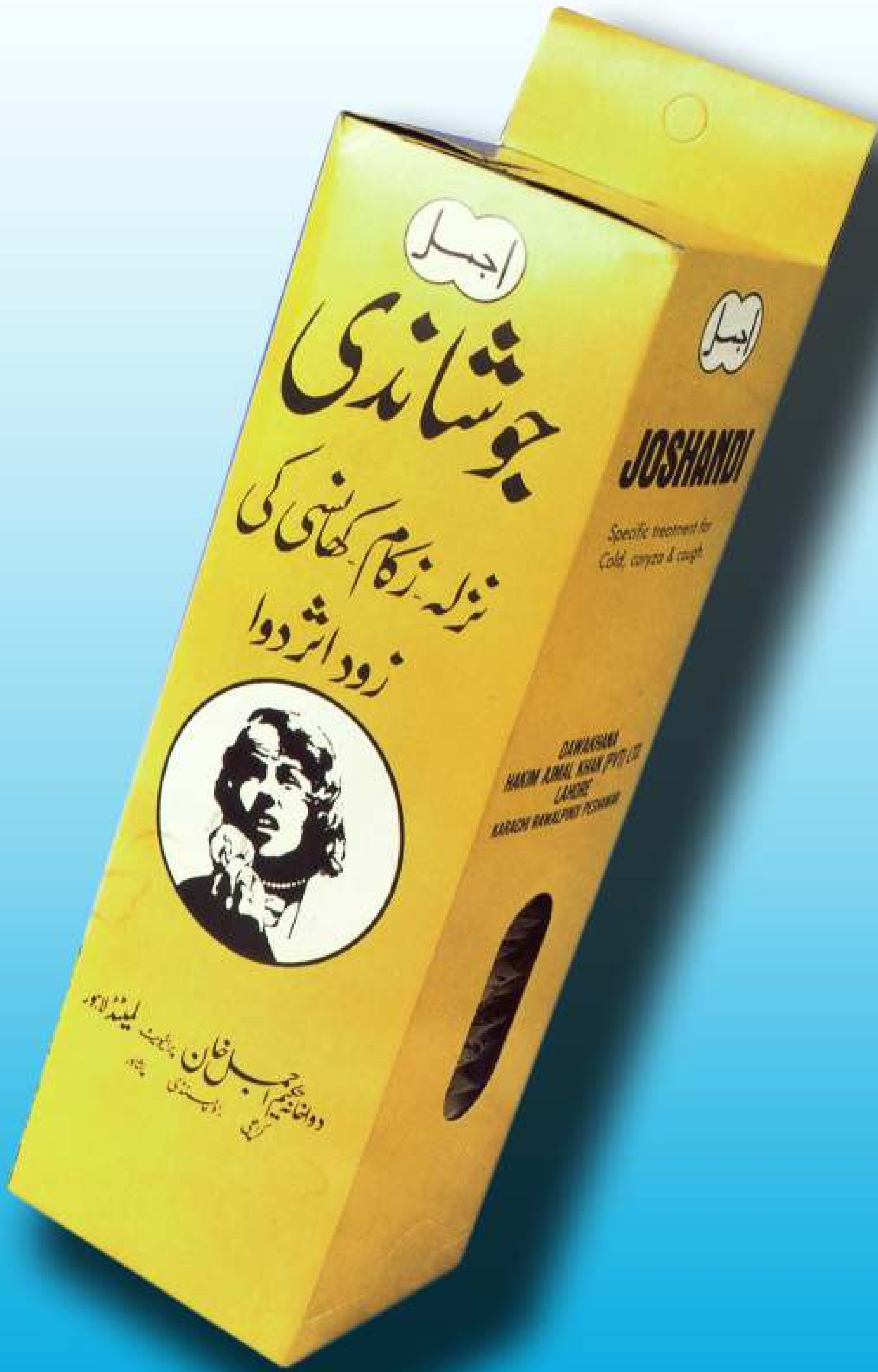
لاہور

اجمل



یکے از مطبوعات

دواخانہ حکیم اجمل خان (پرائیویٹ) لمیٹڈ


اجمل
جوشاندی
نزلہ۔زکام۔کھانسی کی
زود اثر دوا
دواخانہ حکیم اجمل خان پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور
اجمل
JOSHANDI
Specific treatment for
Cold, coryza & cough.
DAWAKHANA
HAKIM AJMAL KHAN (PVT) LTD
LAHORE
KARACHI RAWALPINDI PESHAWAR

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر ۲۵۶

ماھنامہ اجمل لاھور

جلد نمبر ۳ جولائی ۱۹۹۸ء ربیع الاول ۱۴۱۹ھ شمارہ نمبر

مدیر اعلیٰ: منیر نبی خان

نائب مدیر: حکیم عبدالستار خان نیازی

محترمہ مہرجہاں بیگم چیف ایگزیکٹو دواخانہ حکیم اجمل خان (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور کے زیر اہتمام میسرز ورسائل پرنٹرز لاہور سے شائع کیا۔

علمی، ادبی، طبّی مجلہ

خاندان شریفی کی تین سوسالہ روایات کا ترجمان

مقام اشاعت

دواخانہ حکیم اجمل خان (پرائیویٹ) لمیٹڈ، ریلوے روڈ، لاہور

فیکس ۷۱۲۰۵۴۲ ○ ٹیلیفون ۷۳۵۴۲۲۶

قیمت فی شمارہ ——— ۱۵ روپے

سالانہ چندہ ——— ۱۲۰ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القرآن

مَیں قسم کھاتا ہوں روزِ قیامت کی۔ اور میں قسم کھاتا ہوں نفس لوامہ کی (کہ حشر ضرور ہوگا) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم ہرگز جمع نہ کریں گے اس کی ہڈیوں کو۔ کیوں نہیں ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ ہم اس کی انگلیوں کی پور پور درست کر دیں۔ بلکہ انسان کی خواہش تو یہ ہے کہ آئندہ بھی بدکاریاں کرتا رہے۔ (از راہ تمسخر) وہ پوچھتا ہے قیامت کب آئے گی۔ پھر جب آنکھ خیرہ ہو جائے گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا اور بے نوری میں سورج اور چاند یکساں ہو جائیں گے اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔ ہرگز نہیں وہاں کوئی پناہ گاہ نہیں۔ صرف آپ کے رب کے پاس ہی اس روز ٹھکانا ہوگا۔

(سورۃ القیامہ کی آیت نمبر ایک سے آیت نمبر ۱۲ تک)

الحدیث

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ اپنے امام کو قتل کر دو۔ ایک دوسرے کو تلواریں مارو اور تمہارے شریر لوگ دنیا کے مالک ہو جائیں۔

تشریح اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے بارے میں جو فرمایا ہے کہ مصیبتیں انسان پر اپنے کرتوتوں کی وجہ سے آتی ہیں۔ آپس کا قتل و غارت اچھے اخلاق و اعمال والے لوگوں کو ذلیل سمجھا جائے اور ان کو مار ڈالا جائے۔ حکومت پر اور مال و دولت پر بُرے لوگوں کا قبضہ ہو جائے۔ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ پاک ہمیں ان برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما دیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

اقوال زرّیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) کسی بھائی کی حاجت روائی کرنے والا ایسا ہے کہ گویا تمام عمر خدا کی خدمت میں گزاری۔ (۲) جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ میری اُمت میں نہیں (۳) شرک کے بعد بدترین گناہ (یذاء رسانی خلق ہے (۴) ایمان کے بعد افضل ترین نیکی خلق کو آرام دینا ہے۔ (۵) جو شخص سلام سے پہلے بات کرے اس کا جواب مت دو جب تک پہلے سلام نہ کرے (۶) سلام میں سبقت کرنے والے کو تیس ۳۰ اور جواب دینے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (۷) حق ہمسائیگی درجہ وار چالیس گھروں تک یعنی چاروں طرف۔

ایڈیٹر کے قلم سے

وقت تو کسی کا بھی نہیں، جو گزر گیا سو گزر گیا، باقی رہا کیا، گلے، شکوے، صبر یا شکر۔ ماضی کی باتیں ماضی والے جانیں یا جانیں تاریخی کتابیں۔ مزے کی بات، تاریخ ہم نے پڑھی نہیں، ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ سوچا اگر کبھی ضرورت پڑی تو جا بیٹھیں گے کسی تاریخ دان کے پاس یا جھاڑنے بیٹھ جائیں گے مٹی جمی کتابوں کو۔ ملک گولڈن جوبلی منا رہا ہے یقین جانیں نہ تاریخ داں کی ضرورت پڑی نہ کتابوں سے مٹی جھڑی۔

آج ہی کی تو بات ہے۔ بیگ اُٹھایا، دفتر سے راہ لی گھر کی، ابھی گھر میں قدم ہی رکھا تھا، آگھیرا بچوں نے۔ ابو! کیا آپ کو معلوم ہے "غوری چل گیا؟ سوچا بچے ہیں کبھی ٹی۔وی، کبھی وی۔سی۔آر تو کبھی کمپیوٹر چلا لیتے ہیں۔ شاید آج کوئی نئی درآمد شدہ چیز "غوری" چلا بیٹھے۔ زندگی کبھی غور و فکر سے گذارتے تو پھر جانتے۔

کہا بچوں سے خوب جانتے ہو غوری کے حملوں کو یہ کہا اور بچوں پہ برتری دکھا کر جا بیٹھا کتابوں پہ پڑی مٹی علیحدہ کرنے حیرت ہوئی جب حال کا ملاپ ماضی سے کیا۔ جاننا چاہیں گے ملاپ سے کیا نتیجہ نکالا "سارنگی کا ایک تار" جہاں سے بھی چھیڑا آواز ایک جیسی ہی آئی۔ بھلا سارنگی کے تار کو مستقبل اور حال کا کس طرح علم ہوا، یہ تو بے جان ہے، محتاج ہے، پر کس کا ایک فن کار کی انگلی کے پور کا۔ سوچا پہلے تار کی لمبائی ناپے پھر فن کار کو جانے۔

کیا آپ یقین کریں گے؟ جب سارنگی کے تار کی لمبائی ناپنے بیٹھا تو آٹھ لاکھ گھنٹے، ۳۳۰۰۰ ہزار دن، ۱۱۰۴ ماہ اور ۹۲ سال لگ گئے۔ اب آپ پوچھیں گے کہاں سے لے آئے عمرِ خضر، تو جان جائیں۔

- سن تھا ۱۹۰۶ء، مقام ... ڈھاکہ شخصیت .... نواب وقار الملک سر سلیم اللہ خان قرار داد .... ایک تنظیم .... تائید کنندہ .... برصغیر کے عظیم، ہر دل عزیز مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانؒ۔
- اب سن ہے ۱۹۹۸ء، مقام .... بلوچستان شخصیت .... عوام اسلامی جمہوریہ پاکستان قرار داد .... غوری میزائل محرک کنندہ .... خاندان اجمل کے عظیم سائنسدان ڈاکٹر عبد القدیر خان۔

ذرا سوچیے، جب آٹھ لاکھ گھنٹے گزر جانے کے بعد سارنگی کی تار نے حال اور مستقبل کو یکجا کر دیا تو ہے پھر کسی شک کی گنجائش جب قدیم طریقہ علاج جدید سے ہمکنار نہ ہو؟ ہمارا اور آپ کا ایمان اللہ پر ہے ہم اس کو چھوڑ کر کہاں جائیں گے۔ "ہے کوئی سہارا تو لکھ بھیجیے۔"

منیر نبی خان

اللہ کے نام

ترتیب : شیخ محمد الیاس (ایم۔اے)

یَاوَاحِدُ: اے یکتا اور اکیلے اپنی ذات میں اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس مبارک نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا اکیلے خدا کے سوا کسی کو اپنا دوست اور مہربان رحم فرمانے والا نہیں جانتا۔ ہر راحت کو خدا کی طرف سے ہر مصیبت کو اسی کی طرف سے جان کر نہایت شاکر و صابر رہتا ہے۔

یَاصَمَدُ : اے غنی بے پرواہ۔ یہ اسم جلالی اور جمالی دونوں صفتیں رکھتا ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ جو شخص اس نام کو اللہ کے نام مبارک سے ملا کر گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے گا صاحبِ مقامِ عالی ہو۔ عالم غیب کا وقتاً فوقتاً مشاھدہ نصیب ہوگا۔

یَاقَادِرُ : اے قدرت والے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا اپنے نفس پر قادر ہوگا۔ اسے کبھی بے جا غصہ نہ آئے گا۔ اس کا نفس اور شیطان ہمیشہ مغلوب رہے گا۔

یَامُنْتَقِمُ: اے بدلے والے کافروں سے یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس عظیم الشان نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا شریعت کے حق کی حفاظت کا بہت خیال، اسلام اور اہلِ اسلام کی عزت کا بہت دھیان رکھتا ہے۔ یہ شخص شریعت کے مخالف کو اپنی آنکھ سے دیکھنا پسند نہیں کرتا حتی المقدور خلاف شرع شخص سے اعراض کرتا ہے۔

یَامُنْعِمُ : اے نعمت دینے والے۔ یہ اسم جمالی ہے تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا نہایت احسان اور مروت کرنے والا ہوگا۔

یَاعَفُوُّ: اے درگزر فرمانے والے بندوں کے گناہوں سے یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ کہ اس کا ورد رکھنے والا کسی شخص سے اپنا بدلہ نہیں لے گا۔ بڑے بڑے جرم تھوڑے سے عذر میں معاف کرے گا۔

یَارَءُوفُ: اے بہت مہربان۔ یہ اسم جمالی ہے تاثیر اس کی یہ ہے کہ جو شخص اس نام کو بکثرت پڑھے گا، رحمت اور شفقت اس کے دل میں زیادہ ہوگی۔

یَامُقْتَدِرُ : اے اپنی قدرت ظاہر کرنے والے یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ اس نام کو پڑھنے والا اپنی تاثیر پہچاننے کمزور لوگوں کی اعانت کرنے میں نہایت سرگرم رہے گا۔

یَامُؤَخِّرُ : اے کافروں کو اپنی رحمت سے پیچھے رکھنے والے۔ یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ جو شخص اس نام کو زیادہ پڑھے گا دنیا کے کاموں کو بہت ہی بُرے دل سے کریگا دین کے کام بڑے شوق سے بجا لائے۔ خدا کے دوستوں کو دل سے پیار کرے گا۔ خدا کے دشمنوں کی ملاقات سے گھبرائے گا۔

یَارَافِعُ : ہر فرض نماز کے بعد جو کوئی اس نام کو اکیس دفعہ ہمیشہ پڑھے گا انشاء اللہ کوئی حاجت اکی نہ رہے گی۔

یَاوَلِیُّ : جس عورت کا خاوند یا نوکر کا آقا بدمزاج ہو تو وہ عورت یا نوکر اس نام کو پڑھتے ہوئے خاوند یا آقا کے سامنے

جائے انشاءاللہ نہایت مہربانی سے پیش آئے گا۔

یَاحَمِیْدُ: جس شخص کی زبان پر گالیاں اور فحش الفاظ زیادہ جاری ہوں اور وہ کسی طرح زبان کو پاک نہ کر سکتا ہو تو ۹۰ کورے پیالے پر اس نام کو لکھے اور نوّے مرتبہ پڑھ کر پیالہ پر دم کرے اور ہمیشہ اس پیالہ سے پانی پیا کرے انشاءاللہ ضرور بدکلامی سے محفوظ رہے گا۔

یَارَزَّاقُ: جس شخص کی نوکری چھوٹ گئی ہو وہ یہ چاہتا ہو کہ پھر نوکر ہو جاؤں تو وہ تین روزے رکھے اور صبح کی نماز کے بعد دس ہزار دفعہ یَارَزَّاقُ پڑھے اور اوّل و آخر سات دفعہ یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ انشاءاللہ تعالیٰ اسی مہینہ میں اسی جگہ یا اس جگہ سے بہتر جگہ نوکر ہو گا۔

یَاقَابِضُ: جو شخص چالیس دن تک چار نوالوں پر قَابِضُ لکھ کر کھائے بھوک سے محفوظ رہے گا۔

یَابَاسِطُ: جو کوئی شخص صبح کی نماز سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دس دفعہ یَابَاسِطُ پڑھ کر ہاتھ منہ پر پھیرے اور ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے تو اسے کبھی مخلوق سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔

یَاقُدُّوْسُ: جو کوئی شخص اس مبارک نام کو زوال کے وقت ہر روز ۱۷۰ مرتبہ پڑھے گا دل اس کا ہر طرح کی برائی کینہ، حسد، عداوت، بغض سے پاک ہو گا۔ کچھ عرصہ کے بعد دل میں نور پیدا ہو جائے گا۔

یَاسَلَامُ: جو کوئی تین ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰ یَاسَلَامُ تین دن تک کسی بیمار کی شفا کے واسطے ختم پڑھے گا، بیمار بہت جلد شفا پائے۔ یا جلد نہایت آسانی سے مریض کا خاتمہ بالخیر ہو گا۔



• ایں سعادت بزور بازو نیست

جب ہم چلے تو نبض زمانہ بھی رُک گئی ⊙ دُنیا نے دیکھ لی ہے ہمارے چلن کی بات

ماہنامہ اجمل کے نام صدر مملکت عزت مآب جناب محمد رفیق تارڑ بالقابہ کا پیغام

گذشتہ ماہ جب صدر مملکت، عزت مآب جناب محمد رفیق تارڑ بالقابہ لاہور تشریف لائے تو ان کی خدمت میں "ماہنامہ اجمل" کا ایک سیٹ پیش کیا گیا جس پر انہوں نے اظہار مسرت فرمایا۔ صدر مملکت نے از راہ کرم "ماہنامہ اجمل" کے سالنامہ کے لیے خصوصی پیغام ارسال فرمایا ہے جو ہم نہایت شکریہ کے ساتھ ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صدر مملکت

Mr.Munir Nabi Khan,
Director,
Dawa Khana Hakeem Ajmal Khant(Pvt)Limited,
Railway Road,
Lahore.

PRESIDENT'S SECRETARIAT (PUBLIC)
Aiwan-e-Sadr
ISLAMABAD
02nd May,1998

بسم اللہ الرحمن الرحیم



ماہنامہ "اجمل" کے نام صدر مملکت کا پیغام

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی کہ حکیم اجمل خان دواخانہ لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والا جریدہ ماہنامہ "اجمل" اپنا سالانہ نمبر شائع کر رہا ہے۔

حکمت اور طب خاص کر طبِ اسلامی ہمارا قیمتی اثاثہ ہے۔ بدقسمتی سے ماضی میں قومی سطح پر اس کی ترویج کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس کے باوجود کئی ادارے جس میں دواخانہ حکیم اجمل خان بہت نمایاں ہے اس میدان میں نہایت مفید کام کر رہے ہیں۔ اور نہ صرف طبِ اسلامی کو زندہ رکھے ہوئے ہیں بلکہ اس کی ترقی اور فروغ کے لیے بھی مصروفِ عمل ہیں۔ طبِ اسلامی، فطرت کے قریب طریقۂ علاج ہے جو نہ صرف ہمارے ماحول کے مطابق ہے بلکہ عوام کی استطاعت میں بھی ہے۔ اس طریقہ علاج کیلئے ضروری خام مال یعنی جڑی بوٹیاں وغیرہ بھی کثرت سے دستیاب ہیں۔ ان سے استفادہ کرنے اور اس سلسلے میں عوامی شعور کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ ماہنامہ "اجمل" اس سلسلے میں اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ ماہنامہ تحقیقی کام پر زیادہ توجہ دے گا تاکہ دورِ حاضر کے گوناگوں امراض کا طبِ اسلامی کی مدد سے قدرتی اور بہتر علاج دستیاب ہو سکے۔

میں ماہنامہ "اجمل" کی انتظامیہ کو سالانہ نمبر شائع کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور خاندان اجمل

ڈاکٹر اے کیو خان، نشانِ امتیاز
صدر۔ پاکستان اکیڈمی آف سائنسز
پراجیکٹ ڈائریکٹر

بتاریخ ۴ فروری ۱۹۹۷ء

مُحترمِی ومُکرّمِی جَنَابْ مُنِیرخَانْ صَاحِبْ

السلام علیکم!

آپ کا ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء کا گرامی نامہ موصول ہو گیا تھا اور وقتی طور پر جواب بھی دے دیا تھا اس عرصہ میں بہت مصروف رہا۔ وعدہ کیا تھا کہ اپنی والدہ اور بڑے بھائی صاحب سے دریافت کر کے پہلے اپنے اور آپ کے معزز خاندان کے درمیان تعلق و رابطہ کے بارے میں تحریر کروں گا۔ یہ معلومات حاصل کر لی ہیں اور آپ کی حاضر خدمت ہیں۔

مرحوم مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی قومی خدمات سے کون واقف نہیں۔ انتظار حسین صاحب کی کتاب یقیناً قابل تحسین ہے اور مسیح الملک مرحوم کے لیے نہایت اچھا خراج تحسین ہے۔ مجھے یہ جان کر بےحد خوشی ہوئی ہے کہ آپ کا اور آپکے جدِ امجد کا تعلق ازبکستان سے ہے۔ میرے جدِ امجد کا تعلق بھی ازبکستان سے تھا وہ غور میں آ کر بس گئے تھے اور بعد میں شہاب الدین غوری کی فوج میں ہراول دستہ کے سپہ سالار تھے نام ملک بہل اور ملک بہبل تھا یہ دو بھائی پھر کانپور کے قریب فتح پور حسوہ کے نزدیک کوٹ میں ہندو راجہ کو ہرا کر قیام پذیر ہو گئے تھے۔ بعد میں میرے تایا منشی محمود خاں بھوپال میں سیکرٹری مالیات تھے اور چچا خان صاحب محمد امیر خان مجسٹریٹ و دیوان تھے۔ والد عبدالغفور خاں مرحوم ہائی سکولوں کے سپرنٹنڈنٹ اور ہیڈ ماسٹر تھے۔ انہوں نے غالباً ۱۸۹۲ء میں ناگپور یونیورسٹی سے بی۔اے کیا تھا۔ بھوپال میں ان کی بے حد عزت تھی جب ہم باہر نکلتے تھے تو دکاندار کھڑے ہو کر اور راہ گیر جھک جھک کر سلام کرتے تھے۔

آپ کو غالباً علم ہو گا کہ بھوپال ایک چھوٹی سی ریاست تھی اس کی ایک تہذیب تھی اس تہذیب میں ایک کشش تھی جو بھوپال آیا یہیں کا ہو رہتا تھا۔ میرے جدامجد بھی اسی زمرہ میں آتے ہیں۔ ریاست بھوپال کا تمام علاقہ قدرتی حسن سے مالا مال تھا پورا رقبہ حسین پہاڑوں نشیبی میدانوں اور بہتی ہوئی ندیوں پر مشتمل ہے۔ خاص طور پر بارش کے موسم میں بھوپال کا حسن قابل دید تھا بھوپال یقیناً چھوٹا سوئٹزرلینڈ تھا۔

بھوپال میں فن طب بہت مقبول تھا میں خود مشہور یونانی دواخانہ سے جوشاندہ، عرق خیار شنبر، سکنجبین، گلقند وغیرہ لایا کرتا تھا۔ بھوپال میں طب کا رواج محترم جناب حکیم سید قمر الحسن نے کیا تھا ان کے جد امجد کا تعلق شیراز سے تھا جو اورنگ زیب کے دور حکومت میں دہلی میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور بہت مشہور تھے۔ حکیم قمر الحسن کے پردادا حکیم سید حسین دہلی سے اپنے صاحبزادہ حکیم سید حسن کے ہمراہ رامپور میں منتقل ہو گئے تھے۔ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی لائبریری میں سید حسین کی یادگار غیاث الطب مؤلفہ حکیم محمود بن الیاس کا ایک نسخہ مخطوطہ ہے جسے انہوں نے دہلی میں بعہد اکبر شاہ ثانی نقل کیا ہے۔

رامپور میں چند برس کے قیام کے بعد ۱۸۵۷ء سے کافی قبل حکیم سیدحسن ریاست بھوپال آگئے اور مستقل رہائش اختیار کرلی تھی بھوپال میں حکیم سیدحسن طبیب کے طور پہ ملازم ہوئے اور نواب سکندر بیگم کے معالج بن گئے۔ ان کی بہت عزت تھی حکیم سیدحسن کے چھ بیٹے تھے ان کے نام یہ ہیں حکیم صدرحسن، حکیم محمدحسن، حکیم احمدحسن، حکیم صدیق حسن، حکیم شریف حسن، حکیم نورالحسن، ان کی ایک صاحبزادی بھی تھیں۔ تمام صاحبزادے فن طب میں مہارت رکھتے تھے لیکن حکیم نورالحسن، اس خاندان کے سب سے ممتاز رکن تھے ان کی ولادت بھوپال میں ۱۸۶۲ء میں ہوئی تھی۔ انہوں نے ۱۸۸۲ء میں دہلی پہنچ کر حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان سے طب کی تعلیم حاصل کی اور کئی برس ان کے درس اور مطب میں حاضر رہے۔ مدرسہ طبیہ دہلی کے وہ پہلے طالب علم تھے، ۱۸۵۷ء میں نواب شاہجہاں بیگم کے زمانہ میں افسر الاطبا کے عہدہ پہ فائز ہوئے۔ حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان نے خصوصی تعلق کی بنا پہ حکیم واصل خاں اور حکیم اجمل خان ان کا بڑا لحاظ کرتے تھے ۱۹۱۲ء میں ان کا انتقال ہوا۔

حکیم نورالحسن سے پہلے بھوپال پر طب کے لکھنؤ اسکول کے اثرات تھے۔ حکیم نورالحسن کی وجہ سے بھوپال پہ دہلی اسکول کا اثر ہوا، حکیم عبدالمجید خان اور حکیم اجمل خان کی آمدورفت کا سلسلہ شروع ہُوا۔ بھوپال کے طلبہ طبیہ کالج دہلی میں تعلیم حاصل کرنے جانے لگے۔ بھوپال میں حکیم نورالحسن نے مدرسہ طبیہ آصفیہ کے قیام میں بہت مدد کی تھی۔ حکیم نورالحسن کے دو صاحبزادے تھے۔ حکیم سید ضیاءالحسن ۱۸۹۴ء میں پیدا ہوئے تھے اور انہوں نے خاندانی تعلقات کی بنا پہ مسیح الملک حکیم اجمل خان کے ہاں دہلی میں رہ کر حکیم جمیل خاں کے ساتھ طب کی تعلیم حاصل کی۔ حکیم اجمل خان کے نواب سُلطان جہاں بیگم سے بہت اچھے تعلقات تھے اور سفر بھوپال میں وہ ہمیشہ حکیم ضیاءالحسن کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ حکیم ضیاءالحسن کا بیٹا میرا کلاس فیلو تھا اور میں اکثر ان کے گھر جایا کرتا تھا ہم لوگ حکیم ضیاءالحسن بھیا کہتے تھے۔

میرے پرنانا منور خان رسالہ دار بھوپال کی فوج کے سپہ سالار تھے ان کو شاہجہان بیگم نے اس عہدہ پہ مقرر کیا تھا۔ انہوں نے نواب سلطان جہان بیگم کو نواب امراؤ دولہ کی یرغمال سے بچایا تھا۔ احاطہ منور خان رسالہ دار آج بھی پل پختہ کے قریب مشہور جگہ ہے، کیونکہ میرے پرنانا کا تعلق بھی جلال آباد، مظفر نگر کے پٹھانوں سے تھا اور فوج کے کمانڈر انچیف تھے اس لیے شاہی گھرانے میں خاصا آنا جانا تھا۔ میرے پرنانا، پرنانی اور نانی بہت ہی خوبصورت تھے میری نانی مجھے اچھی طرح یاد ہیں سنہرے بال نہایت سُرخ وسفید رنگ اور ہری آنکھیں بالکل اسکینڈینیوین ممالک کی خاتون معلوم ہوتی تھیں۔ اپنے دورہ بھوپال کے دوران نواب سلطان جہاں بیگم نے حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان کا عقد میری نانی کلثوم بیگم سے کرادیا تھا ان کی دو صاحبزادیاں رابعہ بیگم، زلیخا بیگم (میری والدہ) اور ایک صاحبزادے اسماعیل خان تھے میری والدہ ہمیشہ مرحُوم حکیم عبدالمجید خاں کا ذکر کرتی رہتی تھیں کہ بڑے وجیہہ شکل و خوبصورت انسان تھے میری والدہ اور خالہ بھی بے حد خوبصُورت تھیں۔ میری نانی بھوپال میں ہی رہیں اور حکیم عبدالمجید خاں وہیں آتے رہتے تھے۔ سنا ہے کہ حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان یا تو مسیح الملک حکیم اجمل خان کے بھائی تھے یا قریبی عزیز تھے اس طرح میری والدہ کہتی تھیں کہ ان کا تعلق حکیم اجمل خان مرحوم سے تھا۔ واللہ عالم، یہ تاریخ میرے بڑے بھائی صاحب نے بتائی ہے جو اب تقریباً ۸۵، سال کی عمر کے ہیں۔

Grams : KRLABS

بسم الله الرحمن الرحيم

Phone: (051) 9280133
Fax: (051) 452487
Telex: 5584 PUFCOPK



GOVERNMENT OF PAKISTAN

DR. A. Q. KHAN RESEARCH LABORATORIES KAHUTA

P.O. BOX NO. 502, RAWALPINDI (PAKISTAN)

DR. A. Q. KHAN
Nishan-e-Imtiaz
President, Pakistan Academy of Sciences
Project Director

Ref: KRL-PD/DO/98
Date: June 10, 1998

Mr. Munir Nabi Khan,
Dawakhana Hakim Ajmal Khan Ltd.,
P. O. Box 209,
Railway Road,
LAHORE.

My dear Khan Sb. -

Thank you for your message of felicitation on the successful detonation of nuclear devices. In all humbleness and modesty, I bow my head to Almighty Allah for giving me and my colleagues the strength, guidance and perseverance, to accomplish the national and historic mission successfully. Please remember me in your prayers for His blessings, guidance and success in our future endeavours also.

With best regards.

Yours sincerely,

(Dr. A. Q. Khan)
NI

ماہنامہ اجمل لاہور
حکیم ضیاء النبی خان

امراض اور علاج

بدبوئے دہن

نسخہ :۔ سونف ۱۰ گرام، نرکچور ۱۰ گرام، الائچی کلاں ۱۰ گرام، زیرہ سفید ۱۰ گرام، بالچھڑ ۱۰ گرام، چینی ۵۰ گرام۔ سفوف بنائیں، اور دن میں دو مرتبہ ہمراہ آب استعمال کریں۔ قبض اور دیگر امراضِ معدہ کی وجہ سے اگر ہے تو نسخہ ایم استعمال کافی اور شافی ہے۔ یا **نسخہ** :۔ عرق لیموں ۲۵ ملی لٹر پانی ۱۲۰ ملی لٹر۔ دن میں دو تین مرتبہ غرارے کریں یا

تیارادویات :۔ جوارش بباسہ اجملی ۵ گرام کھانے کے بعد

دمہ : رُب ادرک ۵ ملی لیٹر نیم گرم رات کو سونے سے قبل یا بقدرِ ضرورت **یا تیارادویات** : لعوق کتاں ۱۰ گرام رات کو سونے سے پہلے **یا** لعوق سپستاں اجملی ۱۰ گرام ہمراہ نیم گرم پانی رات کو سونے سے پہلے

دھڑکن (اختلاجِ قلب) تخمِ ریحان ۱۲ گرام، عرق گلاب دیسی ۱۲۵ ملی لٹر شکر ۲۵ گرام۔ تخم ریحان کو عرق گلاب میں ڈالیں اور ایک گھنٹہ بعد شکر ملا کر دن میں دو مرتبہ استعمال کریں

تیارادویات : زہر مہرہ (سفوف) بقدرِ ضرورت (بہتر ہے معالج کا مشورہ) **یا** خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ گرام صبح نہار منہ۔ **یا** عرق گلاب اجملی ۵۰ ملی لٹر دن میں دو تین مرتبہ۔

بے ہوشی سفوف نرکچور ۱۲ گرام۔ ایک گرام دن میں ایک مرتبہ ہمراہ آب یا بقدرِ ضرورت **یا تیارادویات** : جواہر مہرہ اجملی ۳۰ تا ۶۰ گرام ہمراہ دوالمسک معتدل جواہر والی ۳ تا ۶ گرام دن میں دو مرتبہ۔

پستان کا بڑھ جانا **نسخہ** : جدوار بقدرِ ضرورت پانی میں حل کر کے پیسٹ بنالیں اور ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ **تیارادویات** : ضماد جالینوس اجملی بقدرِ ضرورت۔

معدہ کا درد **نسخہ** : کالا نمک ۵۰ ملی گرام دن میں دو مرتبہ کھانے کے بعد۔ **تیارادویات** جوارش کمونی اجملی ۵ گرام دن میں دو مرتبہ بعداز غذا۔ جوارش بباسہ اجملی ۵ گرام دن میں دو مرتبہ بعداز غذا۔

تلی کا بڑھ جانا، نسخہ : شورہ قلمی ۲ گرام ایک کیلے کے گودے کے ساتھ دن میں دو مرتبہ استعمال کریں۔ **تیارادویات** : معجون دبیدالورد اجملی ۵ گرام بعداز غذا۔ ضماد جالینوس بقدرِ ضرورت تلی کے مقام پر مالش کریں۔

کمزوری، سستی، کاہلی (ا۔ اچھوارہ) ۵ عدد چھوارے (بغیر گٹھلی کے) چوسیں کم از کم پندرہ منٹ تک۔ لبوب کبیر اجملی ۱۰ گرام ہمراہ دودھ الماس کیمیاوی اجملی معالج کی ہدایت پر استعمال کریں۔

پستان کا ورم (بعد از تشخیص) مرہم جدوار اجملی بقدر ضرورت پستان پر لیپ کریں یا روغن گل بقدر ضرورت پستان پر جذب کریں۔

دُودھ کی کمی (بعد از تشخیص) لبوب کبیر اجملی ۵، ۵ گرام نیم گرم دودھ سے صبح شام استعمال کریں۔ یا معجون آردخرما ۱۰ گرام دودھ سے استعمال کریں۔

دودھ کی زیادتی (بعد از تشخیص) اطریفل کشنیزی ۱۰ گرام رات کو سوتے وقت پانی سے استعمال کریں

جریان کیلئے (بعد از تشخیص) جریان معجون مغلظ جواہر ۲ قرص ۵-۵ گرام نیم گرم دودھ کے ساتھ صبح شام استعمال کریں یا معجون ثعلب ۵-۵ گرام نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

احتلام کیلئے (بعد از تشخیص) قرص عجیب احتلام۔ ۲-۲ قرص کھانے کے بعد دوپہر و شب پانی سے استعمال کریں یا حب ستون دو عدد رات کو سوتے وقت پانی سے استعمال کریں۔

کثرتِ حیض (بعد از تشخیص) سفوف استحاضہ ۵-۵ گرام صبح شام پانی سے (یا حسب ہدایت معالج) یا قرص کہربا ۱ تا ۲ گولی (حسب ہدایت معالج)

مرض:۔ دردِ سر ضعف دماغ کے لیے۔

علاج :۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشہ قرص نقرہ مرکب ایک عدد صبح نہار منہ شام ۵ بجے آب تازہ سے اطریفل کبیر ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

مرض :۔ موسمی بخار کے لیے

علاج :۔ قرص بخار دو عدد ہمراہ خاکسی ۵ گرام ایک کپ پانی میں جوش دے کر چھان کر بقدر ضرورت چینی ملا کر صبح نہار منہ پئیں۔

مرض شدید ہو تو دو وقت استعمال کریں۔

مرض :۔ پیچش، آؤں، مروڑ وغیرہ کی شکایت میں۔

علاج :۔ اکسیر پیچش اجملی ایک ٹیبل سپون صبح نہار منہ شام ۵ بجے پئیں۔ حب پیچش ایک گولی رات کو پانی سے کھائیں۔

مرض :۔ ذیابیطس (شوگر) کے لیے

علاج :۔ دوائے عجیب ذیابیطس ایک تا دو گولی صبح نہار منہ شام ۵ بجے پانی سے استعمال کریں۔ سفوف خشت کہہ اجملی ۳ ماشہ رات کو پانی سے کھائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باتیں ہیں حکمت کی

از قلم حکیم حاجی محمد اشرف نوشہرہ درکاں

(۱) . اگر پوری کائنات کے حسن و جمال کو جمع کرلیا جائے (اگرچہ ناممکن ہے) تو یہ ذاتِ اقدس کے حسن و جمال کے مقابلہ میں اس طرح ہے جیسے سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ ۔ (۲) چونکہ جزء اور کل کی خصوصیات ایک جیسی ہی ہوا کرتی ہیں لہٰذا خداوند بزرگ و برتر کی ذاتِ اقدس حسنِ مطلق ہے (۳) حسن اور اظہارِ حسن لازم و ملزوم ہیں اور اظہارِ حسن کا ہی دوسرا نام تخلیق ہے (۴) اظہارِ حسن اور مشاہدہ حسن کے لیے شاہکارِ کائنات "حضرتِ انسان" کو تخلیق کیا گیا اور پوری کائنات کا نظام اس کی ضرورت اور خدمت کے لیے مسخر کر دیا گیا (۵) دراصل مقصدِ تخلیقِ کائنات حضرت انسان ہی ہے۔ اور مقصدِ تخلیقِ انسان "نظارہ و مشاہدہ حسن ہے"۔ بہ الفاظِ دیگر مقصدِ تخلیقِ انسان ایک ایسے شاہکار کی تخلیق ہے جو ذاتِ اقدس کے نظارہ حسن کا متحمل ہو سکے (۶) خداوند بزرگ و برتر نے اظہارِ حسن اور مشاہدہ حسن کے لیے حضرتِ انسان کا انتخاب فرمایا جو اس بات کی دلیل ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ کو انسان سے بے پناہ محبت ہے۔ (۷) حدیثِ اقدس ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ہر بندے سے ماں کو بچے کی محبت سے دس گنا زیادہ محبت ہے۔ (۸) یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ انسان ذاتِ باری تعالیٰ کا محبوب ہے اور محبت کا اصول یہ ہے کہ اس کا طرفین میں ہونا از حد ضروری ہے۔ یک طرفہ محبت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ (۹) محبت کا مقام انسانی قلب ہے جسے جسم میں وہی مرکزی حیثیت حاصل ہے جو کہ خود انسان کو کائنات میں (۱۰) ذات اقدس نے فطری طور پر ہر انسان کو اپنی محبت سے نوازا ہے چنانچہ اسی جذبہ کے تحت ہر انسان حسین اور خوبصورت چیزوں کو پسند کرتا ہے اور فطری طور پر حسن کا متلاشی اور دلدادہ ہے (۱۱) جس قدر شدید محبت ذاتِ اقدس کو اپنے ہر بندے کے ساتھ ہے وہ بھی اتنی ہی محبت کا متقاضی ہے۔ اور شدید محبت کا ہی دوسرا نام عشقِ الٰہی ہے۔ (۱۲) بندے کی محبت کو آزمانے اور دیکھنے کے لیے ذاتِ اقدس نے اسکے لیے بے شمار رکاوٹیں اور مشکلات پیدا فرمادیں اور اسے عقل و فہم ۔ اعضائے انسانی جسمانی ۔ نفسانی اور روحانی قوتوں سے سرفراز فرمایا تاکہ ان ہتھیاروں کو استعمال کرتا ہوا اور عقل و فہم دماغی قوتوں کی زرہ پہن کر نفسانی اور شیطانی قوتوں اور خدا کی راہ میں حائل ہونے والی دیگر رکاوٹوں کو عبور کرتا ہوا اپنے محبوبِ حقیقی کے دامنِ محبت میں پناہ لے (۱۳) جب حضرت انسان نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسوں کا مقابلہ کرتا ہوا اور اپنے راستے میں حائل رکاوٹوں اور زنجیروں کو توڑتا ہوا محبوبِ حقیقی کی جانب پیش قدمی کرتا ہے اور عشقِ حقیقی کی منازل طے کرتا ہے۔ تو ذاتِ باری تعالیٰ اس پر فخر کرتے ہیں (۱۴) یہ پیش قدمی اور عشقِ الٰہی انسان کو مشاہدہ حسن اور نظارہ حسن کے حقیقی اور ابدی مقام تک پہنچا دیتا ہے جو کہ خالق انسان کا مطلوب و مقصود ہے۔ اسی مقام کا نام جنت الفردوس ہے جہاں پہ ذاتِ اقدس اپنے محبوب انسان کو وقفوں وقفوں سے نظارہ حسن سے سرفراز فرماتے رہیں گے ۔

لیکچر نوٹ
حکیم محمد نبی خانؒ
حکیم مدثر مظفر

مومیائی

جیسا کہ سلاجیت ہڈیوں کو جوڑنے کے لیے فائدہ مند ہے۔ مومیائی بھی ہڈیوں کو جوڑنے کے لیے کام آتی ہے۔ اور مقوی باہ استعمال ہوتی ہے۔ فی زمانہ مومیائی نایاب ہے۔ مومیائی آدمی سے بنائی جاتی تھی۔ جو سب سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

طریقہ مومیائی بنانے کا سترہ اٹھارہ سال کا لڑکا جس کے بال بھورے اور اس کے جسم پر تار کول مل دیتے تھے۔ ایک مٹکا جس میں شہد بھرا ہوا ہوتا تھا۔ زندہ آدمی کو ڈالکر اوپر سے ڈھکنا بند کر دیا جاتا تھا پھر ایک سو اس سال کے بعد کھولا جاتا تھا۔ اس طرح پورے آدمی کی مومیائی بنی ہوئی ملتی یہ مومیائی سیال شکل میں نہیں بلکہ منجمد شکل میں ملتی تھی۔ اس زمانے میں جو شخص مومیائی تیار کرتا اس کا پوتا پڑپوتا اسے استعمال میں لاکر فروخت کیا کرتا تھا۔ اور پھر اگلی نسل کے لیے زندگی بھر کی معیشت سے فارغ البال ہو جاتا تھا۔ یہ سلسلہ تغلق کے آخری دور میں ختم ہوگیا۔ اُس دور کی مومیائی حکیم محمد اجمل خانؒ نے انتہائی کوشش کے بعد چار رتی کی ڈلی حاصل کی تھی۔ مگر استعمال میں نہیں لایا گیا۔ کیونکہ تعداد میں کم تھی دوسرے دس بیس مریضوں کیلئے ناکافی تھی۔ اس لیے افادیت کے ریکارڈ پر اتنی تھوڑی تعداد پوری نہ اترتی تھی۔ اور فوائد کو حتمی شکل دینا مشکل تھا۔ وہ ڈلی ابتک حکیم اجمل خانؒ کے پوتے حکیم محمد نبی خان جمال سویدا مرحوم کے پسماندگان کے پاس موجود ہے۔

تغلق کے آخری دور میں بعض اطباء نے مومیائی قبر سے تازہ مُردہ کو نکال کر تیار کرنا شروع کر دی تھی۔ یہ سلسلہ بھی زیادہ عرصہ جاری نہ رہ سکا۔ اُس دور میں یورپ کے لوگ کُتے سے مومیائی تیار کرتے تھے۔ مگر اس مومیائی کے صحیح فوائد مفقود ہیں۔ بعض حضرات نے مختلف حیوانوں سے مومیائی تیار کی ہے جس میں گدھا اور چیل قابلِ ذکر ہیں۔

جو مومیائی انسان سے تیار کی جاتی تھی۔ مومیائی آدم کہلاتی تھی۔ پرندوں سے تیار کی گئی مومیائی حیوانی کہلاتی ہے۔ یہ تمام ذکر طبی کتب ”محیط اعظم اور خزائن الادویہ میں موجود ہے۔

ناخن اور تشخیص امراض :

- اگر ناخن سفید ہونا شروع ہو جائیں اور سُرخی کم ہوتی چلی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جگر میں کچھ خرابی ہے جس کی وجہ سے مریض قلت الدم کا شکار ہے۔
- اگر ناخن نصف براؤن اور نصف سُرخ ہو جائیں تو یہ علامت گردہ کی خرابی کی نشاندہی کرتی ہے۔
- اگر ناخن گوشت کے ساتھ چمٹے ہوئے۔ پتلے اور کناروں سے اُبھرے ہوئے ہوں تو یہ جسم میں فولاد اور کیلشیم کی کمی کی علامت

ہے۔ مریض سُرخ ذرات کی کمی کا شکار ہے جس کے باعث گٹھیا وغیرہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

- ناخنوں کے اوپر بھدے نشانات (خصوصاً چیچک جیسے) جلدی بیماریوں۔ خارش اور فسادِ خون کی علامت ہے اگر یہ نشانات قطار کی شکل میں ہوں تو مریض بالوں سے محروم ہو سکتا ہے۔
- ناخنوں پر سُرخ رنگ کی لکیریں ظاہر کرتی ہیں کہ مریض ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہے۔ جلد کی بیماری اور عارضۂ قلب بھی ہو سکتا ہے۔
- اگر ناخن زردی مائل ہوں یا سبز رنگ نمایاں ہو تو یہ علامت گردہ کی خرابی یا ضیق النفس کی علامت ہے۔
- اگر ناخنوں پر دائیں سے بائیں لکیر پڑ جائے تو اس کا مطلب ناخنوں میں غذائیت کی کمی ہے جو چیچک۔ گل سوئے اور امراضِ قلب کا باعث بن سکتی ہے۔
- ناخنوں کا سفید ہونا دورانِ خون میں کمی۔ دل کے امراض اور ٹشوز میں ہَوا کی موجودگی کی خبر دیتا ہے۔
- اگر ناخن درمیان سے زیادہ اُبھرا ہوا ہو اور کنارے پر آ کر اندر کی طرف مڑ جائے تو یہ تپ دق۔ دل کے امراض اور امراضِ جگر کی نشاندہی کرتا ہے۔
- اگر ناخن پتلے۔ پیلے اور بے ڈھنگے نظر آئیں تو مریض عارضۂ قلب یا شوگر میں مبتلا ہے۔

مَیں ہی پاکستان ہُوں!

مَیں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پیدا ہُوا۔ مَیں شاعرِ مشرق علامہ اقبال کے خواب اور قراردادِ لاہور ۱۹۴۰ء کی سچی تعبیر اور تکمیل ہوں مَیں نے برِصغیر کے محکوم اور مظلوم مسلمانوں کو آزاد وطن بخشا میں مختلف نسلوں کا مجموعہ ہوں مَیں ہی پاکستان ہوں! مَیں ہی مُلک و قوم ہوں!

مَیں ہوں ۱۴ کروڑ جیتے جاگتے زندہ دل انسان۔ میری رگوں میں میرے بزرگوں، اسلاف عظیم فاتحین و سلاطین کا خون رواں ہے، جنہوں نے برِصغیر میں ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے تک ایک عالیشان تہذیب و ثقافت کو پروان چڑھایا۔ وہ میرے لیے جئے اور میرے لیے جانیں نثار کیں۔

مَیں محمّد بن قاسم ہُوں۔ مَیں ہوں مُجدّد الف ثانی، شاہ ولی اللہ، میر تقی میر، میر انیس، غالب، مَیں سر سیّد احمد ہوں، مُحسن الملک وقار الملک ہُوں، آغا خان سوئم، محمّد علی جوہر، حکیم اجمل خان، مَیں مُحمّد علی جناح ہوں، لیاقت علی خاں ہوں۔ مَیں ہوں سرور شہید، عزیز بھٹی، ضیاء الدّین عباسی، راشد منہاس۔ جن غازیوں نے عون کی سرخی سے میری آزادی اور دفاعِ وطن کی داستانیں رقم کیں اور شہادت پائی۔

مَیں درّہ خیبر، جمرود اور بولان ہوں مَیں سندھ اور پنجاب میں گندم، کپاس اور چاول کے لہلہاتے کھیت ہوں مَیں ہوں سُوئی گیس فیلڈ، میں دریاؤں، وادیوں، میدانوں، جنگلات، برف پوش پہاڑوں کی گود ہوں، مَیں ہوں کے ٹو، نانگا پربت ہوں۔

مَیں مینارِ پاکستان ہوں۔ مَیں بادشاہی مسجد لاہور، شاہجہانی مسجد، ٹھٹھہ ہوں، مَیں ایک عظیم تہذیب موہن جو دڑو سے آج تک صدیوں کی ثقافتی میراث کا امین ہوں۔

مَیں ایک وسیع اور حسین سرزمین ہوں۔ بحرِ عرب کے ساحل، کراچی سے خیبر اور کشمیر تک ۸ لاکھ (۸۰۳۹۴۳) مربع کلومیٹر جس پر زراعت، تجارت اور صنعت کی سرگرمیاں جاری و ساری رہتی ہیں، مَیں گاؤں، دیہہ ہوں آباد و بارونق شہر ہوں۔

مجھے دیکھیں اور تصوّر کریں نوخیز و نوعمر مُحمّد علی جناح، کتابوں کے بستے کے ساتھ کھارادر سے سندھ مدرسۃ الاسلام کی جانب سرگرم تحصیل سندھ مدرسہ جس کا نصب العین ہے "حصول علم کیلئے داخل ہو اور فارغ ہو کر خدمت کی لگن لیکر جاؤ"، مَیں اسکول کالج اور جامعہ ہوں۔

مَیں مسجد ہوں اور عبادت گاہ جہاں اذانیں، اللہ اکبر کی صدائیں گونجتی ہیں، خدا کا پاک نام لیا جاتا ہے اور اپنے اپنے عقیدے کے مطابق خدا کی عبادت کی جاتی ہے۔

مَیں عبدالقدیر خان ہوں، سلیم الزماں صدیقی، عبدالسلام ہوں۔ مَیں عبدالستار ایدھی ہوں۔ مَیں عبدالحفیظ کاردار ہوں، فضل محمود، حنیف محمد ہوں، میں جہانگیر خان، جان شیر ہوں۔ مَیں کھیلوں کے میدانوں اور مقابلوں کا فاتح چیمپئن ہوں۔

مَیں ہو بُلھے شاہ، مَیں ہوں شاہ عبداللطیف بھٹائی، لال شہباز قلندر، مَیں ہوں خوشحال خاں خٹک!

جی! مَیں ہی پاکستان ہوں۔ میری پیدائش آزادی اور استقلال کی فضائیں ہوئی اور انشاءاللہ مَیں سایۂ خدائے ذوالجلال میں ہمیشہ آزاد و خودمختار رہوں گا۔ میری آزادی و سربلندی سدا قائم و دائم رہے گی۔

(ایشیا ٹک)

فرعون کی لاش

یہ فرعون کی لاش کا معاملہ بھی عجیب و غریب ہے۔ قرآن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا کہ اے فرعون! تیری لاش کو بچا کے رکھا جائے گا تاکہ آئندہ انسانی نسلوں کے لیے تُو عبرت کا سامان بن جائے۔ دنیا ہم سے سوال کرتی تھی کہ فرعون کی لاش کہاں ہے ؟ اور سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے پاس جواب نہیں تھا اور ہم یہ کہتے تھے کہ اس کی لاش ضرور کہیں نہ کہیں موجود ہے۔ اسے ڈھونڈنا چاہیئے۔ ۱۹۰۷ء میں یہ لاش دریافت ہو گئی اور اس وقت دنیا میں نشانِ عبرت کے طور پہ موجود ہے، کچھ عرصہ مصر میں رہی۔ پھر برٹش میوزیم بھجوا دی گئی۔ لیکن یہ قرآن مجید کے سچا ہونے کا ثبوت ہے۔ لوگ اب بھی اس بات پر غور نہیں کرتے کہ جب قرآن نازل ہو رہا تھا تو اس وقت انسانوں کو معلوم نہیں تھا کہ یہ لاش کہاں ہے ؟ لیکن قرآن نے آواز دی کہ یہ لاش محفوظ ہے اور وہ کہیں نہ کہیں اور کبھی نہ کبھی ضرور دریافت ہو گی۔ آخر کار وہ تیرہ سو سال کے بعد ۱۹۰۷ء میں دریافت ہو گئی۔ اس سے بڑھ کر قرآن کا اور کیا معجزہ ہو سکتا ہے ؟ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ قرآنِ حکیم اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے ؟

انسان اور شیطان

حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کے درمیان ایک بنیادی فرق ہے، دونوں سے غلطی ہوئی تھی مگر ابلیس نے فلسفیانہ انداز میں اسے درست ثابت کرنا شروع کیا جب کہ آدم علیہ السلام ندامت کا پیکر بنے۔ اللہ کے حضور تائب ہو گئے۔ پہلے تو عرض کیا کہ غلطی ہو گئی ہے لیکن اب بتایئے کہ آپ کو منانا کیسے ہے ؟ کہیں مناتے ہوئے پھر غلطی نہ ہو جائے۔ منانے کا طریقہ حتیٰ کہ وہ الفاظ بھی جن الفاظ میں معافی مانگنا تھی، اللہ تعالیٰ سے سیکھے۔ اور پھر جب معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ یہی بنیادی فرق انسان اور شیطان میں ہے کہ انسان غلطی کے بعد شرمندہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے، جب کہ تنگ نظر ابلیس نہ سمجھ سکا کہ اللہ کا منشا کیا ہے وہ اَڑ گیا اور راندۂ درگاہ ٹھہرا۔ وہ فلسفیانہ موشگافیوں، منطقی بحثوں اور مناظرانہ ایچ پیچ میں اُلجھ کر رہ گیا۔ اُدھر حضرت آدمؑ تھے کہ ایک ہی رندانہ جست میں کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔ فوراً اپنے قصور کا اعتراف کیا، معافی مانگی اور قصہ پاک ہو گیا۔

> رند فارغ بھی ہوئے جامِ سحر گاہی سے   اور زاہد ابھی آہنگِ طہارت میں نہیں

حضرت آدم علیہ السلام نے ندامت کے ساتھ توبہ کی تو انہیں معافی عطا ہوئی۔ بعض لوگ یہ نظریہ اختیار کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سزا کے طور پر زمین میں بھیجا گیا۔ یہ نظریہ قرآن کے خلاف ہے۔ قرآن صاف طور پر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو معاف کر دیا۔ اس کے بعد ترقی دے کر خلیفہ بنا دیا اور پھر زمین میں تقرر کر دیا۔ ہم یعنی بنی آدم یہاں منتقل ہو کر آئے ہوئے ہیں، سزا کے طور پر نہیں۔ اس دنیا میں ہم ایک منصب پر فائز ہو کر آئے ہیں۔ وہ منصب خلافت کا ہے۔ ہم کوئی سزا بھگتنے نہیں آئے۔

انگور

لیکچرونوٹس
حکیم محمد نبی خان جمال سویدا مرحوم و مغفور

جنت کے میووں میں سے ہے۔ جنت کے میوے وہ شمار کئے جاتے ہیں جو تخمیر کے بعد اپنی افادیت قائم رکھتے ہیں۔

مزاج۔ خام انگور سرد ۲ خشک ۱
نیم پختہ انگور سرد ۱ تر ۱
پختہ انگور گرم ۲ خشک ۱

خواص انگور خام۔ بھوک لگاتا ہے۔ صفرا کی تیزی کو کم کرتا ہے، گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔
انگور پختہ۔ مفرح اور مسمن بدن ہے۔
انگور جگر کے فعل سے گزر کر گلوکوز بن کر فوراً خون میں شامل ہوجاتا ہے۔

کشمش

مفرح مقوی بدن ہے مقوی دماغ اور مسکن ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے منضج کے نسخہ میں اس کی معاونت مسکن اثر رکھتی ہے۔

مقدار خوراک ، تا ۹ دانہ
رات کو پانچ تولہ عرق گلاب میں ۹ دانہ کشمش ڈال کر آسمان کے نیچے رکھیں صبح کشمش کھا کر اوپر سے پانی پی لیں۔ مفرح ہے اور گرمی کی شدت کو کم کرتی ہے۔

بانسہ (اڑوسہ)

خیال بیشتر اطباء :۔ پہلے درجہ میں گرم خشک

خیال بعض اطباء : اً دوسرے درجہ میں گرم خشک اًا بعض نے پہلے درجہ میں سرد خشک۔

خیال حکیم محمد نبی خاں صاحب ، کیونکہ دمہ کے لیے بہترین دوا ہے۔ اس لیے میرے خیال میں اس کا مزاج گرم خشک ہونا چاہیئے۔

شناخت پودا :۔ یہ جھاڑی نما پودا ہے۔ اونچائی ایک سے دو گز تک ہوتی ہے۔ گچھوں کی صورت میں سفید پھول لگتے ہیں۔

مقام پیدائش :۔ ہندوستان و پاکستان کے بیشتر مقامات پر ہوتی ہے۔

افعال و خواص :۔ ضیق النفس کے لیے بہترین دوا ہے۔ بخاروں میں مفید ہے۔ مصفیٰ خون۔

قرابادینوں کی رو سے :۔ قاتل کرم شکم۔

خوراک برگ :۔ سفوف کی صورت میں برگ اڑوسہ ۳ ماشہ۔

خوراک جوشاندہ :۔ ۵ ماشہ

اس کے پتے دمہ کے لیے بہترین دوا ہے۔ جوشاندوں خیساندوں اور دیگر دمہ کے متعلق مرکبات میں شامل کیا جاتا ہے۔

خاندانی معمولات :۔ ہمارے خاندانی معمولات میں برگ اڑوسہ ۵ گرام ایک ایک کپ پانی میں جوش دیکر چھان کر شہد ملا کر دمہ کی شکایت میں پلاتے ہیں۔

میرے والد حکیم مسیح الملک حکیم جمیل خاں صاحب مرحوم و مغفور برگ اڑوسہ کے پتوں کا نمک نکال کر ۲ رتی کی خوراک میں کسی مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کراتے تھے۔ عام طور پر شہد میں ملا کر دیا کرتے تھے۔ والد محترم کے تجربہ میں اس کا نمک زیادہ مؤثر ہے۔ دمہ کے علاوہ دوسرے انداز میں خاطر خواہ فوائد نہیں رکھتا۔ مثلاً امراض مصفی خون بخاروں کے لیے۔

بیخ بانسہ: سفوف یا جوشاندہ بخاروں میں فائدہ مند ہے پیٹ کے کیڑوں کو مار کر نکالتا ہے۔ لیکن اس کے یہ دونوں فعل ضعیف ہیں۔

گل بانسہ: اس کے پھولوں کے آخری حصہ میں شرینی کا لعاب سا جمع ہوتا ہے۔ اس پر شہد کی مکھیاں بیشمار بیٹھتی ہیں . . . . پودے بکثرت ہوں وہاں شہد کی مکھیوں کا چھتہ مل جائے تو وہ شہد دمہ کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

لیکن میرے اور بزرگوں کے تجربہ میں نہیں آیا یعنی اس کا تجربہ نہیں کیا۔ اس کے پھولوں کی گلقند بھی بنائی جاتی ہے۔ اس کی گلقند کالی کھانسی میں مفید پائی گئی ہے۔ اس کی گلقند بطریق گلقند گلاب تیار ہوتی ہے۔

خوراک گلقند: ایک سے دو تولہ تک۔

حکیم اجمل خاں صاحبؒ کے دور میں ہندوستانی دواخانہ اس کی گلقند تیار کرتا تھا۔ جو کہ کافی فروخت ہوتی تھی حکیم اجمل خاں صاحبؒ کی وفات کے بعد نہ جانے کیوں اس کی تیاری بند ہوگئی

اس کے علاوہ قرابادینی کتب اور بستانوں میں پھول کے استعمال کا خاص ذکر نہیں ہے۔

جوہر: برگ اڑوسہ کا نمک نکال کر اس کا جوہر بھی اڑایا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے جوہر سب سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو

خوراک جوہر نمک اڑوسہ: چار چاول سے ایک رتی تک۔

گاجر

ایک ترکاری ہے۔

مزاج: بعض اطبا۔ پہلے درجہ میں گرم و تر اور بعض اطباً نے دوسرے درجہ میں گرم و تر کہا ہے۔ بہرحال گاجر خشک ہونے کے بعد دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہو جاتی ہے۔

قرابادینی خواص: دل کو تقویت دیتی ہے مقوی بدن ہے جسم کو گرم رکھتی ہے۔ وزن کو بڑھاتی ہے۔ خشک گاجر مفرح اور خفیف سی مقوی باہ بھی ہے۔

ذاتی تجربات: گاجر بہترین مقوی قلب ہے۔ اختلاج کو دور کرتی ہے۔ اختلاج خواہ کتنا پرانا کیوں نہ ہو۔

اختلاج قلب کے لیے طریقہ استعمال: مٹی کی بنی ہوئی کوری رکابی لیں۔ اس کو ایک دفعہ پانی سے تر کر لیں یعنی پانی میں ڈبو کر باہر نکال لیں۔ ایک گاجر تراش کر درمیان سے گاجر کا ڈنٹھل دور کر دیں اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے طشتری میں چن دیں۔ اس پر ایک دیسی گلاب کی پتیاں ڈال کر بقدر ایک تولہ چینی چھڑک دیں۔ اور رات کو شبنم میں رکھ دیں صبح الصبح قبل طلوع آفتاب سے قبل گلاب کی پتیاں سمیت گاجر کھا لیں۔

عناب **اقسام**:۔ دو اقسام ہیں۔
۱۔ بستانی، ۲۔ صحرائی۔
زیادہ فائدہ صحرائی میں نہیں۔ بلکہ بستانی میں ہے۔

بستانی عناب اس قسم کے عناب میں پورے فوائد موجود ہیں۔ ان پورے فوائد کا حامل عناب صرف عراق اور اسپین کے بعض علاقوں مثلاً مالکا۔ الجیریا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

شناخت عام سائز سے ڈیڑھ گنا بڑا ہوتا ہے بالکل گیند کی طرح گول ہوتا ہے اس کی اوپر کی سطح پر چھوٹے چھوٹے گڑھے ہوتے ہیں یہ گڑھے نشر نیت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ جو عناب کی پیدائش ہوتی ہے بیر کے پیوند لگانے سے بھی ہوتی ہے یا ایسے درخت جو دوسرے ممالک میں ہیں۔ ان میں عناب کی اچھی قسم نہیں بلکہ وہ عناب کے منتقب از خود عناب ادنٰی پیدا کرتے ہیں بمقابلہ عراق اور اسپین کے بستانی عناب سے۔

ایک برسات کے بعد عناب (EXPIRE) ہو جاتا ہے اور اس کے وہ فوائد نہیں رہتے جو ہونے چاہئیں۔

عناب کا ست بھی تیار کیا جاتا ہے۔ تیاری کے بعد اس کا رنگ سُرخی مائل ہو جاتا ہے۔ یہ ست بچوں کی کھانسی میں مفید ہے۔ مٹھائی کی گولیوں کی طرح چوسنے کو دیا جاتا ہے۔ آج سے چالیس برس قبل جرمنی کی ایک فرم تیار کرتی تھی جو کہ بے حد فوائد کا حامل تھا اب اس کی تیاری بند ہے۔

یہ ست بالکل ٹرانسپیرنٹ ہوتا تھا۔ اس کا شیرہ پیاس کی شدت اور گلے کی خشونت کو نافع ہے۔

مزاج معتدل مائل بحرارت۔ قرابادین و مختلف بستان کے اعتبار سے منفعت بلغم مسکن حرارت مصفی خون ہے۔ اس لیے بیشتر مرکبات میں عناب شامل ہے۔ عناب کے اندر اجزائے کثیف زیادہ ہیں اسلئے عرق کشید نہیں ہوتا عناب کا شیرہ ۵ دانے مستعمل ہے۔

طریقہ استعمال شیرہ ۵ دانہ عناب کو رات کو ایک کپ پانی میں بھگو دیں صبح گٹھلی نکال کر سل پر پیس لیں ایک کپ پانی میں ملا کر چھان کر حسب منشا چینی ملا کر پلائیں۔

فوائد شیرہ حرارت کو تسکین دیتا ہے ہاتھ پاؤں میں سے گرمی نکلنے میں نافع ہے۔ عناب جوشاندوں اور خیساندوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مصفی خون ہونے کی وجہ سے استعمال کیا جاتا ہے مصفی خون اور ادویات کے مرکبات میں شامل کیا جاتا ہے تجربہ عناب مصفی خون ہے بخاروں کو تسکین دیتا ہے۔

منفعت بلغم ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام کے جوشاندوں اور خیساندوں اور مرکبات میں شامل کیا جاتا ہے۔

احتیاط اس کا استعمال جوشاندوں اور خیساندوں مسلسل استعمال نہ کرانا چاہیے کیونکہ اس میں لزوجت ہوتی ہے۔ مسلسل استعمال سے بھوک میں کمی کرنے کے علاوہ منفعت بلغم ہونے کے باوجود بلغم میں اضافہ بھی کر دیتا ہے۔

ہے کوئی دوا تو لکھ بھیجئے

منیر نبی خان

سانچ کو آنچ نہیں، پھر کیوں نہ سچ بات لکھیں۔ لوگ جانتے ہیں کہ "مطب اجمل" میں صرف بیمار ہی آتے ہیں۔ بات تولنے والی ہے، پر ہر بیمار اور بیماری جسمانی تو نہیں، جسمانی امراض کے لیے تو اجمل کے پاس سر سے پاؤں تک کی ادویات ہیں۔ پھر سب لوگ تو صحت یاب نہیں ہوتے۔ مرض کی تشخیص تو معالج پر منحصر ہے، وہ کس درجہ پر جا کر نسخہ تجویز کرتا ہے۔

تحقیق ہم کرتے نہیں صرف یہ جانتے ہیں کینسر، ایڈز وغیرہ لاعلاج ہیں۔ اصل لاعلاج امراض کی طرف ہم آگے بڑھے ہی نہیں۔ جس نے بھی ان لاعلاج امراض پر تحقیق کی ہمارا تو ایمان ہے حقوق اللہ بھی ادا ہو گئے اور حقوق العباد بھی۔ چند لاعلاج امراض لکھے دے رہا ہوں۔ "ہے کوئی دوا تو لکھ بھیجئے":

- افراطِ زر ہے سکون نہیں۔ گاڑی بھی ہے، گھر بھی ہے، بنک بیلنس بھی، ڈولہ بھی پر نیند نہیں" ہے کوئی دوا تو لکھ بھیجئے"
- بیٹی رحمت ہے کس پیار سے ماں باپ نے پروان چڑھایا۔ انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا، اسکول کی ہوئی تو گلے میں بستہ لٹکایا۔ ذرا قد نکلا تو حیا کا لبادہ اوڑھایا۔ کالج کی ہوئی تو شوخیوں کے پردے میں ذمہ داری کا احساس دلایا اور پھر لال جوڑے میں اپنے لختِ جگر کو غیروں کے حوالے کیا" ہے کوئی اس سے زیادہ طاقت ور جگر کی دوا تو لکھ بھیجئے"
- بیٹیاں جواں ہیں، حسین بھی، پیسے والی بھی پر کوئی رشتہ نہیں۔ رشتے بھی ہیں، عمر بھی ہے، شکل بھی ہے، پر جہیز دینے کو نہیں" ہے کوئی دوا تو لکھ بھیجئے"
- شادی ہو گئی، اولاد نہیں۔ اولاد ہے، اولاد نرینہ نہیں۔ علم کے طالب ہیں، فیس دینے کو نہیں" کوئی اچھی دوا ہو تو لکھ بھیجئے"
- اولاد جوان ہے، سنتی ہی نہیں، کار بھی ہے، موبائل بھی ہے، دفتر بھی ہے، بوڑھے ماں باپ کے لیے وقت ہی نہیں" دوا زود اثر ہو تو لکھ بھیجئے"
- قابلیت ہے ملازمت نہیں، ملازمت ہے، تنخواہ نہیں، تعلیم کے مسائل ہیں وسائل نہیں" اس کے لیے بھی خاص دوا ہو تو لکھ بھیجئے۔

نسخہ برائے تحقیق امراض لاعلاج

(۱) انفرادیت سے شروع کریں افرادیت تک۔

(۲) گھر سے شروع کریں محلہ تک !

(۳) محلہ سے شروع کریں آبادی تک !

(۴) آبادی سے شروع کریں شہر تک ، ضلع تک ، صوبہ تک ، ملک اور بیرون ملک تک !

(۵) خاموشی سے شروع کریں ، اللہ کی رضا کے لیے ۔ اُمید دنیا والوں سے وابستہ نہ رکھیں بلکہ دنیا بنانے والے سے قربت رکھیں
یاد رہے ان تمام لاعلاج امراض کا حل اللہ تعالیٰ نے دو الفاظ میں پوشیدہ رکھا ہے۔

وسائل میں شُکر ... مسائل میں صبر

لکھتے ہوئے ایک بات یاد آگئی ۔ کسی اہل علم نے کہا زندہ رہنا ہے تو درخت بن کر رہو ۔ پھل بھی دو اور سایہ بھی ۔ سوال اٹھا ، ہر جگہ درخت نہیں ، گھاس بھی ہے ، جڑی بوٹیاں بھی ۔ جواب آیا " ایک ہوا کا جھونکا درخت کے سرسبز پتے کو زمین کا کر دیتا ہے ۔ پھر دھوپ اسی پتے کو جلا کر مانند کاغذ کر دیتی ہے " جب زمین پر چلوان کاغذ نما پتوں کو کبھی پاؤں تلے نہ دباؤ ۔ نامعلوم پھر ایک ہوا کا جھونکا اس کو زمین سے اڑا کر آسماں کے قریب کر دے ۔

ع کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں ؟

فکر و ذکر

بیوی بھی کسی کی بیٹی ہے

چودھری محمد عارف جاوید، مریدکے

ایک مزدور ایک مرغی خرید لایا، گھی اور مسالحہ بھی لے آیا۔ بڑی محنت کرکے پسینہ کی کمائی سے لایا تھا۔ لیکن بیوی سے نمک تیز ہو گیا، اتنا تیز ہو گیا کہ اس سے کھایا نہیں گیا۔ پانی پی کر اٹھ گیا مگر کچھ نہ بولا۔ شریف آدمی تھا۔ اس نے سوچا اگر میری بیٹی کے ہاتھ سے یہ نمک تیز ہو جاتا تو میں کبھی نہ چاہتا کہ داماد اس کو جوتا مارے۔ تو یہ میری بیوی بھی کسی کی بیٹی ہے۔

مَلکِیّت

محمد احسن بٹ

میرے ایک دوست نے کہا، "میرا سب کچھ لٹ گیا ڈولر میں سب کچھ تھا میں برباد ہو گیا میری مدد کرو۔ کہا لفظ "میرا" کا مطلب سے آپ ناواقف ہیں۔ اللہ جو چیز ہم سے لیتا ہے وہ ہماری نہیں اللہ ہی کی ہے اس کا مالک اللہ ہے۔ جو چیز اس نے لے لیئے وہ ہماری نہیں اللہ ہی کی ہے اس کا مالک اللہ ہے۔ جو چیز اس نے لے لی وہ اسی نے عطا فرمائی تھی۔ اگر کوئی اپنی امانت واپس لے لی تو آپ اس پر زیادہ غم نہیں کرتے کیونکہ وہ آپ کی چیز ہی نہیں تھی جس کی تھی اس نے لے لی وہ اس کا مالک ہے ہم کو جو حد سے زیادہ غم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ غلطی سے اس کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں حالانکہ الفاظِ نبوت یہ ہیں "جو کچھ اللہ نے تم سے لے لیا، جس کو اللہ نے اپنے پاس بلا لیا وہ اللہ ہی کا تھا۔



۱۰۴ درجہ تک پہنچ جاتی تھی اور بچہ پر اکثر غفلت طاری رہتی تھی رات کو نیند اچھی طرح نہیں آتی تھی اکثر سوتے میں چونک پڑتا تھا۔ خفیف کھانسی بھی تھی پیاس اور بے چینی زیادہ رہتی تھی۔ **تشخیص** کی گئی کہ بچہ موتی جھرا کی شکایت میں مبتلا ہے۔ مندرجہ ذیل دوائیں اس کے لیے تجویز کی گئیں۔

علاج (۱) خمیرا مروارید ۳ ماشہ کھا کر اوپر سے عناب ۳ دانہ برگ گاؤزباں ۲ ماشہ خاکسی ۳ ماشہ مصری ایک تولہ جوش دے کر صبح شام پلائیں۔ (۲) لعوق سپستاں ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۸ تولہ میں جوش دیکر رات کو سوتے وقت پلائیں۔ پیاس کے وقت عناب اور خاکسی پوٹلی عرق گاؤزبان بھگو کر رکھیں اور اس میں سے قدرے قدرے دیتے رہیں تین روز کے بعد پھر بچہ کو پیش کیا گیا اب کھانسی کو تو قطعی آرام تھا کسی قدر گھبراہٹ بھی کم تھی سینہ اور گردن پر سفید رنگ کے باریک باریک دانے نمودار ہو گئے تھے لیکن بخار کی شکایت بدستور تھی نیز دستوں کی شکایت شروع ہو گئی تھی جس وقت بچہ کو مطب میں پیش کیا گیا تھا غالباً آٹھ بجے کا وقت تھا اس وقت تھوڑی تھوڑی مقدار میں پانچ دست آچکے تھے کمزوری زیادہ معلوم ہوتی تھی نیز خشکی کے آثار غالب تھے تب اس کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا گیا (۳) زہر مہرہ ۱ رتی۔ طباشیر ۲ رتی مروارید ۴ چاول پیس کر خمیرہ مروارید ۲ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اوپر سے شیرۂ عناب ۳ دانہ شیرہ حب الاس ۲ ماشہ شیرہ تخم کاہو مقشر ۲ ماشہ عرق گاؤزبان ۷ تولہ میں نکال کر مصری ۱ تولہ شامل کر کے دیں۔ پیاس کے وقت برف کے ٹکڑے منہ رکھ کر گھلائیں۔ شام تک اس نسخہ کے پلانے سے دست بند ہو گئے اور بخار بھی کم ہو گیا۔ اگلے روز پھر وہی نسخہ پلانے کی ہدایت کی گئی اور غذا میں مونگ کی دال کا پتلا پانی بتایا گیا۔ گیارھویں روز بخار اُتر گیا تب بقیہ کمزوری کے ازالہ کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا گیا۔ (۴) مروارید ۴ چاول پیس کر خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا ۳ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اور گاؤزباں ۷ تولہ مصری ۱ تولہ ملا کر پلائیں۔

(مجرّبات) حکیم سید امین الدین احمد

تاثیرِ شفا خُدا بہ بخشد — از درگہِ او اُمید دارم

ھُوَ الشَّافِی

(۱) کمزوری اور جسم کے سُن ہو جانے کیلئے؛ اسگند ناگوری کوٹ چھان کر ۵ ماشہ علی الصباح گائے کے دُودھ سے پھانک لیں (۲) سوزاک اور کمزوری کے لیے؛ سلاجیت ۴ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۴ ماشہ۔ طباشیر ۲ ماشہ۔ برگ دودھی خورد ۲ ماشہ خشک کوٹ چھان کر بوقت علی الصباح ۴ ماشہ دودھ سے کھائیں (۳) مومیائی مصنوعی؛ گوگنھ بہ باریک پیس کر ۳ سالہ پُرانے گڑ میں ملا کر چالیس روز تک زمین میں دفن کریں یہ قائم مقام مومیائی ہے ایک سے ۲ رتی تک ہڈی ٹوٹ جائے تو دودھ سے نگلوادیں۔ (۴) معجون مقوی؛ عاقرقرحا۔ قرنفل۔ بسباسہ۔ جوزبوا۔ دارچینی۔ کنجد سیاہ۔ خولنجان۔ اسپند۔ صمغ عربی۔ بالچھڑ۔ ناگرموتھہ۔ کوٹ چھان کر تین گنا شہد میں ملا کر معجون بنائیں ۳-۳ ماشہ صبح و شام دودھ سے کھائیں ہر دوا ہموزن۔ (۵) برائے کثرت حیض؛ گل ارمنی۔ صمغ عربی۔ دم الاخوین۔ گندہ بہروزہ ہم وزن کوٹ پیس کر ۴ ماشہ پانی سے صبح شام پھانکیں گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔

---

۱۰۴ درجہ تک پہنچ جاتی تھی اور بچہ پر اکثر غفلت طاری رہتی تھی رات کو نیند اچھی طرح نہیں آتی تھی اکثر سوتے میں چونک پڑتا تھا۔ خفیف کھانسی بھی تھی پیاس اور بےچینی زیادہ رہتی تھی۔ **تشخیص** کی گئی کہ بچہ موتی جھرا کی شکایت میں مبتلا ہے۔ مندرجہ ذیل دوائیں اس کے لیے تجویز کی گئیں۔

علاج

(۱) خمیرا مروارید ۳ ماشہ کھا کر اوپر سے عناب ۳ دانہ برگ گاؤزبان ۲ ماشہ خاکسی ۳ ماشہ مصری ایک تولہ جوش دے کر صبح شام پلائیں۔

(۲) عرق سپستاں ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۸ تولہ میں جوش دے کر رات کو سوتے وقت پلائیں۔ پیاس کے وقت عناب اور خاکسی پوٹلی عرق گاؤزبان بھگو کر رکھیں اور اس میں سے قدرے قدرے دیتے رہیں۔ تین روز کے بعد پھر بچہ کو پیش کیا گیا اب کھانسی کو تو قطعی آرام تھا کسی قدر گھبراہٹ بھی کم تھی سینہ اور گردن پر سفید رنگ کے باریک باریک دانے نمودار ہو گئے تھے لیکن بخار کی شکایت بدستور تھی نیز دستوں کی شکایت شروع ہو گئی تھی جس وقت بچہ کو مطب میں پیش کیا گیا تھا غالباً آٹھ بجے کا وقت تھا اس وقت تھوڑی تھوڑی مقدار میں پانچ دست آچکے تھے کمزوری زیادہ معلوم ہوتی تھی نیز خشکی کے آثار غالب تھے تب اس کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا گیا (۳) زہر مہرہ ۱ رتی۔ طباشیر ۲ رتی مروارید ۴ چاول پیس کر خمیرہ مروارید ۳ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اوپر سے شیرۂ عناب ۳ دانہ شیرہ حب الآس ۲ ماشہ شیرہ تخم کاہو مقشر ۲ ماشہ عرق گاؤزبان ۸ تولہ میں نکال کر مصری ۱ تولہ شامل کر کے دیں۔ پیاس کے وقت برف کے ٹکڑے منہ رکھ کر گھلائیں۔ شام تک اس نسخہ کے پلانے سے دست بند ہو گئے اور بخار بھی کم ہو گیا۔ اگلے روز پھر وہی نسخہ پلانے کی ہدایت کی گئی اور غذا میں مونگ کی دال کا پتلا پانی بتایا گیا۔ گیارھویں روز بخار اتر گیا تب بقیہ کمزوری کے ازالہ کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا گیا۔ (۴) مروارید ۴ چاول پیس کر خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا ۳ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اور گاؤزبان ۶ تولہ مصری ۱ تولہ ملا کر پلائیں۔

مجرّبات (حکیم سید امین الدین احمد)

تاثیرِ شفا خدا بہ بخشد — از درگہ او امید دارم

هوالشافی

① کمزوری اور جسم کے سُن ہو جانے کیلئے ؛ اسگند ناگوری کوٹ چھان کر ۵ ماشہ علی الصباح گائے کے دودھ سے پھانک لیں ② سوزاک اور کمزوری کے لیے ؛ سلاجیت ۴ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۴ ماشہ۔ طباشیر ۲ ماشہ۔ برگ دودھی خورد ۲ ماشہ خشک کوٹ چھان کر بوقت علی الصباح ۴ ماشہ دودھ سے کھائیں ③ مومیائی مصنوعی ؛ گوگنہجہ باریک پیس کر ۳ سالہ پرانے گڑ میں ملا کر چالیس روز تک زمین میں دفن کریں یہ قائم مقام مومیائی ہے ایک سے ۲ رتی تک ہڈی ٹوٹ جاتے تو دودھ سے نگلوا دیں۔ ④ معجون مقوی ؛ عاقرقرحا۔ قرنفل۔ بسباسہ۔ جوزبوا۔ دارچینی۔ کنجد سیاہ۔ خولنجاں۔ اسپند۔ صمغ عربی۔ بالچھڑ۔ ناگرموتھہ۔ کوٹ چھان کر تین گنا شہد میں ملا کر معجون بنائیں ۳-۴ ماشہ صبح و شام دودھ سے کھائیں ہر دوا ہموزن۔ ⑤ برائے کثرت حیض ؛ گل ارمنی۔ صمغ عربی۔ دم الاخوین۔ گندہ بہروزہ ہم وزن کوٹ پیس کر ۴ ماشہ پانی سے صبح شام پھانکیں گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔

اجمل اعظم رحمۃ اللہ علیہ

(قسط ۱۷) (انتظار حسین)

خاندانِ شریفی کی مسند پر

مولانا سید سلیمان ندوی کا بیان ہے کہ "ارکانِ ندوہ نے بلکہ درحقیقت حکیم اجمل خان صاحب مرحوم نے مولوی نذیر احمد صاحب اور مخالفین کے درمیان اس بات پر مصالحت کرائی کہ کتاب کے نسخے ان لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں اور آئندہ اس کی اشاعت بند کر دی جائے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے وہ نسخے فریقِ مخالف کے پاس بھیج دیے۔" مگر بات اس پر ختم تھوڑا ہی ہوئی۔ اس کے بعد ہُوا یہ کہ کتابوں کے ڈھیر کو آگ لگائی گئی۔ جتنے مُنہ اتنی باتیں۔ مولوی عبدالحق نے مولانا شبلی پر الزام لگایا کہ یہ ان کی کارستانی تھی۔ ڈپٹی نذیر احمد کے بیٹے اور پوتے نے حکیم صاحب کو الزام دیا۔

مولانا سلیمان ندوی نے مولوی عبدالحق کو جواب دیا کہ صاحب مولانا شبلی تو موقعہ واردات پر موجود ہی نہیں تھے۔ ابھی وہ دلی پہنچے نہیں تھے، کہ یہ واقعہ گزر گیا، تو پھر کیا یہ شوشہ حکیم صاحب کا تھا۔ مولانا سلیمان ندوی کہتے ہیں کہ نہیں، خود ڈپٹی نذیر احمد کا یہ کیا دھرا تھا۔ تاجر جو ہُوئے۔ "شاید مولوی صاحب کو اس کا خطرہ ہو کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی کتاب سے کوئی دوسرا نفع اُٹھائے۔

مولانا حبیب الرحمٰن شیروانی نے واقعہ یوں بیان کیا کہ: ندوۃ العلماء کے ارکان وشرکاء اس کے جلانے پر آخر تک آمادہ نہ تھے۔ خود مولوی صاحب مرحوم کی تحریک تھی۔ اس طرف کے تامل نے تحریک کو اصرار سے بدل دیا۔ اصرار نے شدت اختیار کی بلکہ دھمکی کی صورت جیسی کہ مولوی صاحب مرحوم کی طرف سے ایسے موقع پر ہوا کرتی تھی مسیح الملک مرحوم نے بالآخر کہا کہ مَیں نے شیر کو کٹھہرے میں بند کر دیا ہے، آپ نکالتے ہیں۔ اس پر جلسہ کرکے غور کیا گیا اور مؤلف مرحوم کی تائید ہُوئی۔ چنانچہ رسالے جلائے گئے۔ مٹی کا تیل لاکر دو بجے رات کو جس نے رسالوں پر ڈالا، وہ مَیں ہی تھا۔ اتفاق یہ کہ جلانے کے بعد آندھی نے خاکستر اُڑا دی۔ بارش نے جگہ صاف کر دی۔ اس طرح ہاس سونگھنے کا موقعہ کسی کو نہ مل سکا۔"[1]

مگر شاید اس کتاب کی تقدیر ہی میں جلنا پھکنا لکھا تھا پھر بھی واردات گزری۔ دوسری مرتبہ اسے شاہد احمد دہلوی نے چھاپا۔ اس مرتبہ عظیم بیگ چغتائی کا جوشِ مردانگی اسے لے بیٹھا انہوں نے اس کتاب کا محافظ بننے کی ٹھانی۔ شاہد صاحب سے کتاب کا سارا ڈھیر منگا کے اپنے گھر رکھ لیا اور ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا کہ "اُمہات الامۃ" ہمارے پاس ہے یعنی آ بیل مجھے مار۔ مولویوں نے مزاج نگار کی للکار کا خاطر خواہ

---

[1] بحوالہ مولوی نذیر احمد احوال و آثار، مؤلفہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی۔

جواب دیا۔ اس گھر پہ ہلہ بول دیا۔ عظیم بیگ چغتائی نے کتابوں کا ڈھیر مولویوں کے حوالے کر کے جان بچائی۔ مولویوں نے ایک مرتبہ پھر کتاب پر مٹی کا تیل چھڑکا اور دیا سلائی دکھا دی[1]

بہر حال ندوۃ العلماء کو دلی میں آ کر کوئی نہ کوئی صدقہ تو دینا ہی تھا۔ ڈپٹی نذیر احمد نے صدقے کا انتظام کیا "۔ اُمہات الامۃ" کے جلنے سے دشمنوں کا جی ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کے بعد ندوۃ العلماء کے اجلاس میں کسی نے چوں نہیں کی۔ قدامت پسند اپنی باری لے چکے تھے۔ اب حکیم صاحب کی باری تھی۔ اس اجلاس میں صدر وہی تھے۔ ان کا خطبۂ صدارت کیا تھا، قدامت پسندوں کے خلاف اعلان جنگ تھا۔

"میرا خیال یہ ہے کہ ابتدائے اسلام سے غدر ۱۸۵۷ء تک جس قدر تکفیر کے فتوے لکھے گئے ہیں اگر انہیں ایک جلد کی ضخامت اس جلد کے برابر نہ ہو سکے گی جو ۱۸۵۷ء سے لے کر آج تک کے کفر کے فتووں کی ہو گی۔ یہ وبائے تکفیر صرف اشخاص تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ ان سے ترقی کر کے گروہوں تک متعدی ہو گئی اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ شیعہ سُنّیوں اور سُنّی شیعوں کو، مقلّدین، اہلِ حدیث کو اور اہلِ حدیث' مقلّدین کو کافر بنانے لگے۔ ۔ ۔ ۔

اس تکفیر نے مسلمانوں میں باہمی منافرت پیدا کر دی جس سے ہمیں بے انتہا نقصانات پہنچے۔ ادھر لکھنو میں کئی مرتبہ شیعہ اور سُنّیوں کے درمیان شرمناک قصے پیش آئے تو اُدھر دہلی میں بھی مقلّدین اور اہلِ حدیث نے کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی، بلکہ دہلی لکھنؤ پر شرف لے گئی کہ یہاں صرف وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور اٰمِيْنَ بالجہر پہ آپس کی رشتے داریاں منقطع ہو گئیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ندوۃ العلماء کے ساتھ اس وجہ سے مخالفت اور بھی زیادہ تھی کہ وہ آپس کے جھگڑوں کو مٹانا چاہتا تھا۔ اس کا مقصد تھا اور ہے کہ شیعہ سُنّی، مُقلّد، اہل حدیث سب ایک جگہ بیٹھ کر اپنی اصلاح و فلاح کے متعلق تدابیر اختیار کریں اور اختلافی میں کوئی جھگڑا نہ کریں۔ یہ مقصد اگر کم بینی کی وجہ سے بُرا سمجھا جا سکتا ہے تو تمام اسلامی فرقوں کو علی التساوی اسے بُرا سمجھنا چاہیئے۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہے ندوہ کی مخالفت کرنے والے اور اس کے ہر ایک اجلاس کو برہم کرنے کی عملی کوشش کرنے والے صرف سُنّی عُلماء ہی ہیں۔ تو خُدا کا شکر ہے کہ یہ مخالفت اب روز بروز کم ہوتی جاتی ہے"۔

مخالفت کرنے والے علماء سے انہوں نے طنز بھری اپیل کی کہ :

"آپ اسلام پر رحم کریں۔ آپ اس درخت پر تیر نہ ماریں جس پہ آپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں"۔

اور ان کلمات پر خطبہ کا اختتام کیا :

کوششیں علامہ شبلی ہی کی نہیں حکیم صاحب کی بھی مقبول ہوئی تھیں۔ قدامت پسند علما کی سر توڑ مخالفت کے باوجود اجلاس بہت کامیاب رہا، اور دلّی شہر نے نئی تعلیم نئی قومی سیاست اور نئی اصلاحی تحریکوں سے رشتہ استوار کر لیا۔

---

[1] گنجینۂ گوہر ص ۱۲۵

AJMAL- A name of remedy for ailing humanity













یہ نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں!

دواخانہ حکیم اجمل خان رحمۃ اللہ علیہ

۶ جون ۱۹۴۸ء سے لیکر ۶ جون ۱۹۹۸ء تک

تصویری داستان

مبصّر

یُوں تو خاندان شریفی ، برصغیر میں گزشتہ تین ۳ صدیوں سے اپنی روحانی اقدار اور توفیق الٰہی سے دُکھی اور بیمار انسانیت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہا ہے لیکن آزادی کے بعد ـــــ پاکستان کے دل ، شہر لاہور میں **دواخانہ حکیم اجمل خان** ـــــ کا قیام ۶ جون ۱۹۴۸ء کو عمل میں آیا تھا اور دواخانہ کے مورثِ اعلیٰ حکیم **محمد نبی خان جمال سویدا** مرحوم مغفور نے نہایت نامساعد حالات میں یہ کارنامہ انجام دیا تھا انہوں نے خاندان شریفی کی روایات کو زندہ و تابندہ رکھتے ہُوئے ـــــ عبادت و ریاضت پر مبنی ـــــ طبی خدمات کا جو معیار قائم کیا بحمد اللہ ، اس کی جملہ اقدار و روایات سے دواخانہ نے شہر لاہور میں بالخصُوص اور ملک کے دیگر مقامات پر بالعمُوم طبی خدمات کو وسعت دیتے ہُوئے ـــــ بیمار انسانیت کی بہتر سے بہتر خدمت کو اپنا شعار اور مقصد بنا رکھا ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مقصد سے لگن کے ساتھ ہو رہا ہے ؎ تیرے کرم کی بات ہے ساقی ! میری کیا اوقات ہے ساقی

۵۰ سال کے اس طویل طبی سفر کی مختصر تصویری داستان قارئین و عوام کی دلچسپی کے لیے اگلے صفحات پر پیش خدمت ہے۔



طبّی محاذ اَور مخالفوں کی یلغار

انگریزی زبان، کوٹ پتلون، کرکٹ، انگریز کے چلائے ہُوئے سب سکے چل گئے مگر ڈاکٹر ابھی تک نہیں چل پائے تھے، میجر جنرل سر سلیمن نے ہندوستان کے بارے میں اپنے مشاہدات قلم بند کرتے ہُوئے یہ بات لکھی تھی کہ ہندوستان کے لوگ کیا چھوٹے کیا بڑے ہمارے معالجوں سے زیادہ اپنے معالجوں پر بھروسہ رکھتے ہیں.... پڑھا لکھا طبقہ بلکہ سب ہی طبقے یہ کہتے ہیں کہ صاحب ہمیں آپ کے ڈاکٹروں کی ضرورت نہیں، صرف سرجنوں کی ضرورت ہے[1]؛ وہ ۱۸۴۴ء تھا اور اب سنہ ۱۹۱۰ء جا رہا تھا۔ صورت حال میں زیادہ فرق نہیں ہُوا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی قیامت بہت سے اداروں کو تباہ و برباد کر گئی، مگر وید اور حکیم سخت جاں نکلے۔ وہ ہنوز مرجع خلق تھے۔ دُکھی خلقت اپنی دکھ بیماری کی پوٹلی اُن کے پاس جاتی اور دوا دارو لے کر واپس آتی۔

وہ زمانہ ۱۸۵۷ء کے ساتھ گزر گیا جب فاضل اطبا، طب کے طلبہ کو اپنے گھروں پر درس دیتے تھے اور یوں چراغ سے چراغ جلتا چلا جاتا تھا۔ اب چراغ سے چراغ دوسرے طور جل رہا تھا۔ درس گاہیں کھل گئی تھیں، تکمیل الطب لکھنؤ میں، مدرسہ طبیہ دلی میں۔ پھر وہ طبیب موجود تھے جو اپنی ذات میں ادارہ تھے کہ دُور دُور سے روگی چل کر ان کے مطب میں پہنچتے اور شفایاب ہو کر واپس ہوتے۔ اس گزرے زمانے میں بھی دلی میں کیسا کیسا طبیب موجود تھا۔ ایک طرف حکیم نابینا بیٹھے تھے کہ بینائی ساری آنکھوں سے اتر کر انگلیوں میں آگئی تھی دوسری طرف شریف منزل میں حکیم اجمل خاں براجمان تھے۔ کہاں کہاں سے چل کر مریض یہاں پہنچتا تھا۔ ہندوستان کے دُور دراز شہروں سے کابل سے سمرقند و بخارا سے غریب امیر سب کو یکساں توجہ سے دیکھنا اور بغیر کسی فیس کے جس مریض کے لیے پاس رکھا ہُوا صندوقچہ کھُل گیا اُسے دوا بھی مُفت مل گئی۔ ایسے مریض بھی آتے تھے کہ حکیم صاحب کی اس ادا کو نہ سمجھ پاتے تھے اور فیس دینے پر اصرار کرتے تھے ایک سادہ دل دیہاتی مریض نے پگڑی کھول اٹھنی نکالی اور حکیم صاحب کے سامنے رکھ دی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ عزیز اٹھنی اپنے پاس رکھ، اس کی ضرورت نہیں۔ دیہاتی سمجھا کہ دلی کا بڑا حکیم ہے، زیادہ فیس مانگتا ہے۔ انٹی میں سے ایک اٹھنی نکالی اور دو اٹھنیاں سامنے رکھ دیں۔ حکیم صاحب نے متانت کے ساتھ دونوں اٹھنیاں واپس کر دیں۔ دیہاتی حیران ہُوا اور بولا کہ یہ نیا حکیم دیکھا ہے کہ علاج کرتا ہے مگر کچھ نہیں لیتا۔ ہمارے گاؤں کا حکیم تو جب تک ایک سیر گیہوں نہ لے نبض پہ ہاتھ نہیں رکھتا۔ پھر بولا "اچھا حکیم جی میں اچھا ہو جاؤں۔ ایک من گیہوں لے کے آؤں گا اور تمہاری کوٹھی بھر دوں گا"۔[2]

(باقی آئندہ)

[1] ریمبل اینڈ ری کلیکشنز صفحہ ۱۰۰

[2] تذکرہ مسیح الملک صفحہ ۹۵

C. P. L. No: 256

Monthly **AJMAL** Lahore

No. 1 (A Publication of Dawakhana Hakeem Ajmal Khan (Pvt) Ltd. Vol. 3

FAX ⦿ 7120542 —— TEL ⦿ 7354226



Printed by **VERSATILE PRINTERS** Ph : (042) 712192